بسم اللہ الرحمن الرحیم

بیادگار حضرت مولانا ابوالوفا ثناء اللہ امرتسریؒ

مجلہ اہلِ حدیث

مومن کے جہاں کی حد نہیں ہے
مومن کا مقام ہر کہیں ہے
(اقبالؔ)

مدیر

حکیم اجمل خاں

۷ر نومبر ۱۹۸۵ء

۲۳ر صفر المظفر ۱۴۰۶ھ

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں. سُنو!

تم میں ہر شخص نگراں ہے اور ہر ایک سے اس کی بابت جو اس کے زیر نگراں ہیں بازپُرس ہوگی۔

امام جو لوگوں کا سربراہ ہے اس سے اس کے زیرنگراں لوگوں کے بارے میں بازپُرس ہوگی۔

آدمی اپنے گھر پر نگراں ہے، اسے ان کے بارے میں جوابدہی کرنی ہوگی۔

عورت اپنے شوہر کے گھر اور بچّوں کی نگراں ہے. اس سے ان کے بارے میں پُوچھا جائے گا۔

غلام اپنے آقا کا نگراں ہے اس سے اسکی ذمہ داری کے بارے میں پُوچھا جائے گا۔

تو دیکھو تم میں سے ہر شخص نگراں ہے. ہر ایک سے اس کی ذمہ داری کے بارے میں بازپُرس ہوگی۔

(بخاری)

بہترین علمی و دینی اور معیاری کتابیں

(۱) **چمنِ اسلام** بچوں کے لئے ابتدائی دینیات کا نصاب تعلیم
قاعدہ ۱/۲۵ ، اول ۱/۳۵ ، دوم ۲/۵۵ ،
سوم ۳/۶۰ ، چہارم ۳/۸۰ ، پنجم ۷/۵۰

(۲) **یسّرنا القرآن** قاری اسمٰعیل صاحب
ہدیہ ، ایک روپیہ

(۳) **اہلِ حدیث کا مذہب** مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ
مسلک اہل حدیث کا مکمل تعارف
کتابت ، طباعت عکسی ، قیمت ۴/۵۰

(۴) **حدیث خیر و شر** مؤلفہ : مولانا عبدالمتین میمن
مسلک اہل حدیث پر بانی حقانی کے
اعتراضات کا بھرپور جواب۔ کتابت طباعت اعلیٰ عکسی۔ قیمت ۹ روپے

(۵) **حدیثِ نماز** مؤلفہ : مولانا عبدالمتین میمن
سنت کے مطابق نماز کا ثبوت ضروری فقہ حنفیہ کی
کتابوں سے دیا گیا ہے۔ کتابت طباعت اعلیٰ عکسی
قیمت ۷/۵۰ روپے

(۶) **تاریخ اہلِ حدیث** مصنفہ : مولانا ابراہیم سیالکوٹیؒ
مسلک اہل حدیث کی مکمل و مستند تاریخ
کتابت و طباعت اعلیٰ عکسی۔ قیمت -/۲۰ روپے

(۷) **تیس ۳۰ پروانے شمع رسالت کے** مؤلفہ : طالب ہاشمی
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
کے تیس صحابۂ کرام کے حالات زندگی ، جو نئے اسلوب اور نئے انداز سے مرتب
کئے گئے ہیں۔ کتابت و طباعت اعلیٰ عکسی۔ قیمت -/۵۵ روپے

(۸) **مقامِ صحابہ رضؓ** مولانا مفتی محمد شفیع صاحب
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابۂ کرام کا
مقام کیا ہے ، اس کی تحقیق "مقام صحابہ" میں ملاحظہ فرمائیے۔
قیمت -/۱۵ روپے

(۹) **حقیقت الفقہ** مولانا یوسف صاحب جے پوری
فقہ حنفیہ کے خود ساختہ مسائل ، جو حدیث
کے خلاف ہیں۔ یکجا کرکے شائع کر دیئے گئے ہیں۔
کتابت و طباعت اعلیٰ عکسی۔ قیمت -/۲۱ روپے

(۱۰) **مکالماتِ نبویؐ** مؤلفہ : امام خاں نوشہروی
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مکالمات
جمع کئے گئے ہیں۔ قیمت : -/۶ روپے

(۱۱) **سیرت ابنِ تیمیہؒ** امام ابن تیمیہؒ کی
مختصر سوانح حیات

(۱۲) **قرآنی شمعیں** مصنفہ : حکیم محمد صادق سیالکوٹی
اسلامی توحید کیا ہے اور شرک و بدعت کیا؟
یہ جاننے کے لئے "قرآنی شمعیں" کا مطالعہ کیجئے۔
کتابت و طباعت اعلیٰ عکسی۔ قیمت -/۲۰ روپے

(۱۳) **بخاری شریف مترجم** ترجمہ : مولانا داؤد رازؒ
تیس پاروں پر مشتمل بخاری شریف
مترجم ، مجلد بھی ملتی ہے۔ قیمت -/۳۵۰ روپے

(۱۴) **مسلم شریف** معہ شرح نووی مترجم ، ترجمہ : علامہ وحیدالزماں
تین جلدوں میں مکمل ،
کتابت طباعت آفسیٹ۔ قیمت -/۲۷۵ روپے

(۱۵) **ابوداؤد شریف مترجم** ترجمہ : مولانا وحیدالزماں حیدرآبادی
کتابت و طباعت عکسی ،
قیمت مکمل سیٹ -/۲۴۵ روپے

(۱۶) **ترمذی شریف مترجم** ترجمہ : مولانا بدیع الزماں
کتابت و طباعت عکسی۔ قیمت -/۱۳۰ روپے

(۱۷) **مشکوٰۃ شریف مترجم** کتابت و طباعت اعلیٰ عکسی ،
قیمت :

دارالکتاب <u>۱۴۸۸</u> پٹودی ہاؤس ، دریا گنج ، نئی دہلی <u>۱۱۰۰۰۲</u>

وزراء کے بیان ___ اور غلط فہمی

ایک ملی معاصر کا یہ شذرہ دیکھ کر سخت حیرت ہوئی ہے کہ وہ پارلیمنٹ میں مسلم پرسنل لاء کے سلسلہ میں کی گئی عارف محمد خاں صاحب کی تقریر کو سرکاری یا سرکار کی پالیسی سمجھتے رہے ہیں۔ اور اس بنا پر یہ اندازہ فرما رہے ہیں کہ جو کچھ عارف محمد خاں نے فرمایا ہے سرکار دینا چاہتی ہے۔ یہ اصل میں ماروں گھٹنا پھوٹے آنکھ والی بات ہے۔ اور یہ معاملہ معاصر ہی کا نہیں بلکہ پوری مسلم لیڈر شپ کا ہے۔ جو جذبات اور غیر دوراندیشی کا برابر شکار رہتی ہے۔ اور عام مسلمانوں کے سیاسی، سماجی اور اقتصادی مسائل کو تاریک سے تاریک تر بنا دینے کا کارنامہ انجام دیتی ہے۔

پہلی بات تو یہ ہے کہ ملک کی عدلیہ بالکل آزاد ہے۔ اس کے بہت سے فیصلے خود سرکار کے خلاف آتے ہیں۔ شاہ بانو کیس کے فیصلے میں جہاں دفعہ ۱۲۵ کا دخل ہے وہاں مدعا علیہ کی شہادتوں کا تعلق بھی برابر موجود ہے۔ آئینی دفعہ ۱۲۵ کو بہت زمانہ سے ہے۔ اسی طرح ۱۲۵، ۱۲۷ سی آر پی سی بہت دنوں سے ہیں۔ اس دن سے ملت کے یہ دردمند کہاں سوئے ہوئے تھے۔ فی الوقت دراصل مسئلے کو سیاسی اور جذباتی بنا دیا گیا ہے۔ تاکہ مختلف مسلم جماعتیں اور لیڈران مسلم عوام میں اپنے سیاسی اثر و رسوخ کو بڑھا سکیں۔ اس لئے یہ بات بھی ان کی سمجھ میں عجلت کے ساتھ بیٹھ گئی کہ حکومت ہند بھی اسلامی پرسنل لاء کی تفہیم و تشریح کے بارے میں اپنی کوئی رائے رکھتی ہے اور اس نے اپنی رائے عارف محمد خاں صاحب کے ذریعہ پیش کر دی ہے۔ اس پس منظر میں اب ممکن ہے ضیاء الرحمٰن انصاری صاحب کی تقریر کو سرکار کی رائے سمجھنا شروع کر دیا۔

اس مری بدنیتی، غیر دوراندیشی، اور سیاست بازی میں لوگوں کی لیڈریاں تو برابر چمکا رہی ہیں مگر مسلم پرسنل لاء کا کوئی دائرہ ابھی تک بنتا نظر نہیں آیا۔ مسلم پرسنل لاء بورڈ، دہلی میں ایک کنونشن کرنا چاہتا تھا۔ مگر اس کے انعقاد کے آثار بھی تا حال دکھائی نہیں دیئے۔ اور اس کا انعقاد اگر ہوا بھی تو اس میں قرار دادیں پاس کرنے کے علاوہ اور کیا ہوگا۔

در حقیقت اس غلط فہمی بلکہ خوش فہمی میں ہیں کہ دفعہ ۱۲۵ میں ترمیم کرنے سے پرسنل لاء کا مسئلہ حل ہو جائے گا۔ سخت غلطی پر ہیں۔ مسلم پرسنل لاء کا سب سے بڑا مسئلہ اس کی تشکیل و تدوین کا ہے۔ تاکہ تفصیل عائلی اور دوسرے مسائل کو قرآن و حدیث کی روشنی میں دلائل کے ساتھ قانونی شکل دی جائے۔ پورا معاملہ الجھن میں رہے گا۔ اور پھر کوئی نہ کوئی ریمارک یا فیصلہ آجائے گا۔

اس لئے پہلے تشکیل اور اس کے بعد تنفیذ کی کوشش ہونی چاہئے۔ تنفیذ کے لئے بھی زیادہ تر انحصار شرعی عدالتوں پر رہنا چاہئے۔ تاکہ پیچیدگیوں سے بچا جا سکے۔

خود مسلمانوں کا فرض ہے کہ اسلامی عائلی ضابطوں پر عمل کرنا سیکھیں۔ اس سے پہلے خود مستفید ہوں۔ اور اس کا نمونہ دوسروں کو پیش کریں تاکہ اس کی افادیت و مقبولیت عام ہو سکے۔

واضح رہے کہ عارف محمد خاں صاحب نے طلاق و نفقہ مطلقہ کے سلسلہ میں اپنے خیالات بطور ممبر پارلیمنٹ پیش کئے تھے۔ اور جناب ضیاء الرحمٰن انصاری صاحب کے خیالات بھی بطور رکن پارلیمنٹ ہیں۔ آئین یا سول کوڈ میں ترمیم کے لئے برسر اقتدار کانگریس پارٹی کی اکثریت کی حمایت حاصل ہونا ضروری ہے۔ جو یقیناً کانگریس ہائی کمان کو اس ترمیم کی افادیت ان پر واضح کرنے کے بعد حاصل ہو سکتی ہے کہ وہ مسلمانوں کے جذبات کا خیال ہے۔

عارف محمد خاں صاحب نے متاع بالمعروف سے لازمی نفقہ مطلقہ کے بارے میں جو رائے قائم کی ہے وہ اسے بدل دیں۔ خان صاحب یہ بات جانتے ہیں، اور میں سمجھتا ہوں کہ بطور مسلمان کا یہ عقیدہ ہونا چاہئے کہ شرعی قوانین فطرت کے تقاضوں کے مطابق ہیں۔ فرض کیجئے سپریم کورٹ کے فیصلے یا آپ کی تفہیم و تشریح کے مطابق نفقہ مطلقہ کو تاحیات یا نکاح ثانی تک لازمی کر دیا جائے تو اس کے نتائج کیا نکلیں گے؟ کیا اس سے دوسری معاشرتی خرابیاں جنم نہیں لے سکتی ہیں؟ نافرمان، بدطینت، یا ہوا پرست خواتین کو اگر یقین ہو جائے کہ ان کو لازمی طور پر تاحیات نفقہ ملے گا تو وہ شوہر کے ساتھ کیوں رہنا پسند کریں گی؟ آزادی کے مزے کیوں نہیں لوٹیں گی؟ جہاں تک نادار مطلقہ کی بات ہے اس کے لئے مسلمان اپنے بیت المال سے انتظام کریں۔ اور وہ ان کا اہتمام کریں۔ غریبوں، یتیموں، بیواؤں، محتاجوں، مسافروں اور بے سہارا لوگوں کی امداد ان میں رکھیں۔

رہ گئیں خان صاحب کی دو باتیں:

(۱) طریقہ طلاق اور (باقی صفحہ ۱۰ پر)

صالحہ عبدالمجید بانسی بستی (یوپی)

ہمارے اسلامی قوانین میں کسی کو مداخلت کا حق نہیں

ہمارے ملک ہندوستان کی سب سے اونچی تنقید سے بالاتر عدالت سپریم کورٹ نے ابھی حال ہی میں شاہ بانو کے مقدمہ کے متعلق جو فیصلہ دیا ہے کہ "مطلقہ عدت گذارنے کے بعد جب تک شادی نہ کرلے یا دنیا سے ختم نہ ہوجائے۔ اس کے نان نفقہ کی ذمہ داری طلاق دینے والے مرد پر ہوگی۔" یہ ہمارے خدائی قوانین میں مداخلت ہے۔ نکاح و طلاق کے قوانین خدا کے بنائے ہوئے قوانین و ضوابط ہیں۔ اللہ کے وضع کردہ قوانین مصلحت سے پر ہیں۔ خدا کائنات کا خالق و مالک ہے۔ انسانوں کے تمام ضروریات کا جاننے والا ہے جبکہ دانا بینا ہے۔ اس کے نازل کردہ قوانین میں کسی کو نقطہ رکھنے کی گنجائش نہیں ہے۔ ترمیم و تنسیخ کا حق کسی کو نہیں ہے۔ چاہے وہ ہندوستان کی عدالت عالیہ سپریم کورٹ ہو۔ خواہ اس ملک کے ..... نفس پرست زعماء و وزراء ہوں یا الواق حکومت کے قانون ساز دانشور ہوں۔ یا دنیائے اسلام کا سب سے بڑا عالم ہی کیوں نہ ہو۔ اس لئے کہ آج سے پندرہ صدی پہلے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اس آیت کریمہ "الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا" کو نازل فرماکر دین اسلام کی تکمیل کی مہر ثبت کر دی۔ اب اگر کوئی فرد بشر اس محکم خداوندی میں ترمیم و تنسیخ یا کمی اور زیادتی کرتا ہے تو وہ اللہ کی نظر میں حد درجہ کا بدتر انسان ہے۔ خدائی قوانین کی مخالفت کرکے کامیاب نہیں ہوسکتا۔ ڈھائی تین صدی سے ... ملک میں نکاح و طلاق کے مخلف

امور پر تجربہ کیا جا رہا ہے۔ مگر اب تک اس تجربہ کا نتیجہ اس مصرع کا مصداق رہا ہے ؎

مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی

ہماری حکومت ہند نے مسلم پرسنل لا میں مداخلت کرکے ہم مسلم عورتوں کی ہمت افزائی اور عزت نہیں کی ہے۔ بلکہ ہماری تحقیر کی ہے۔ ہم کو آزادی دے کر مغرب کا غلام بنایا گیا ہے۔ ہمارے اسلامی جذبات کو مجروح کیا گیا ہے۔ ہماری عزت کو لوٹنے کی ناپاک سازش کی گئی ہے۔ دوسری عورتوں کی طرح ہم کو بھی عزت فروش بنانے کی تیاری کی گئی ہے۔ ہم کو گھر کی زینت بنانے کے بجائے کلبوں، ہوٹلوں، نمائش گاہوں اور تفریح گاہوں میں عیش و عشرت کا سامان بنانے کا منظم پلان بنایا گیا ہے۔ عدالت عالیہ کے اس فیصلہ سے جو خراب اثرات اور وحشت ناک نتائج پیدا ہونے والے ہیں کیا اسے قانون سازوں اور دانشوروں کے پاس اس کا حل موجود ہے؟ نیز حکومت میں بیٹھے ہوئے ملت فروش مسلم و غیر مسلم وزیروں اور دانشوروں سے پوچھنا چاہتی ہوں کہ یہ لوگ ہم مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کرنے کے لئے ایسے رکیک اور اوچھے اعتراضات ہمارے مذہب پر کیوں کرتے ہیں؟ ہمارے اسلامی قوانین میں ٹانگ کیوں اڑاتے ہیں؟ اگر کرنا ہے تو پہلے اپنے گھر کی خبر لیں۔ پھر اس کے بعد میدان میں آئیں۔ پھر دیکھتے ہیں کتنی طاقت بازوئے قاتل میں ہے۔ کبھی ہمارے نبی کی مقدس ذات پر حملہ کیا جاتا ہے کبھی قرآن پر پابندی لگانے کی بات کی جاتی ہے، کبھی مسلم

پرسنل لا میں مداخلت کرکے ہمیں ٹھیس پہنچائی جاتی ہے۔ آخر میں ظلم و ستم کا تختۂ مشق کب تک بنایا جائے گا۔ ہم اسلامی قوانین میں ترمیم کرنا گوارہ نہیں کر سکتے۔ بلکہ ہماری یہ مانگ ہے کہ اس فیصلے کو جو ابھی مطلقہ کے نان نفقہ کے بارے میں ہوا ہے۔ ترمیم کرکے مسلم پرسنل لا کی حیثیت کو برقرار کیا جائے۔ اور جو مسلمان مرد یا عورت محمڈن لا یا احکام شریعت کے خلاف فیصلہ چاہے تو وہ اللہ کے فرمان "لا یؤمنون حتی یحکموک فیما شجر بینھم" کے مطابق مسلمان نہیں ہے۔ اس کا فیصلہ ہندو۔ عیسائی یا کسی بھی لا کے مطابق کر دیا جائے۔ ہم اس پر شور و ہنگامہ نہیں کریں گے۔

شیخ عبداللہ بن حسن القعود

مترجم: حبیب الرحمٰن اعظمی عمری
ادارہ تحقیقات اسلامی جامعہ دارالسلام عمرآباد

راہِ عمل میں مداومت

یہ مقالہ شیخ کے اس خطبۂ جمعہ کا خلاصہ ہے جو آپ نے رمضان کے بعد دیا تھا

تمام تعریفیں اس خدائے برتر کے لئے ہیں جس کی ذات ہر قسم کے زوال و تغیر سے بے عیب ہے۔ جس نے روز و شب کی گردش میں ہمارے لئے بہت سے سبق اور عبرت کے سامان رکھے ہیں۔ اس نے اپنی کتاب مبین کے ذریعہ ہم تک یہ پیغام پہنچایا ہے کہ واعبد ربک حتی یاتیک الیقین۔ اپنے رب کی عبادت اس وقت تک کرتے رہو جب تک کہ تمہاری موت آ نہیں جاتی۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے قول و عمل کے ذریعہ عمل میں تسلسل اور بندگی میں مداومت کی ہمیں ترغیب دلائی ہے۔ آپ کا ارشاد ہے۔ احب الاعمال عند اللہ ادومہ وان قل۔ اللہ تعالیٰ کے پاس بہترین عمل وہی ہے جس پر مداومت کی جائے خواہ وہ معمولی اور مختصر ہی ہو۔ قرآن مجید میں بھی نیک اعمال کے متعلق . . . . مداومت و استمرار کی ہمیں تاکید کی گئی ہے۔

عزیزان ملت: ہمیں ہر حال میں تقویٰ کی زندگی اختیار کرنی چاہیے اور نیکیوں کے سلسلے میں مواظبت کو برقرار رکھنا چاہیے۔ بہترین عبادت وہی ہے جس میں مداومت کا خیال رکھا جائے اور بہترین نیکی وہی ہو سکتی ہے جس کا سلسلہ ہمیشہ جاری رہے۔ یہی وہ نیکیاں اور بھلائیاں ہیں جو ہمارے لئے "باقیات صالحات" میں شمار ہوں گی۔

اسلام کی نظر میں ہر برا فعل قبیح ہے۔ لیکن خصوصیت کے ساتھ وہ معصیت انتہائی مذموم ہے جس کا ارتکاب کسی نیکی کے فوراً بعد کیا جائے۔ جس طرح کسی میلے کچیلے کپڑے پر کوئی داغ دھبہ اتنا واضح نہیں ہوتا۔ جتنا کہ دھلے ہوئے صاف کپڑے پر۔ اسی طرح نیکی کے فوراً بعد برائی بہت ہی نمایاں ہو کر سامنے آتی ہے۔

ہمیں جب اس امر سے آگاہ کیا گیا ہے کہ: الحسنات یذھبن السیئات" یعنی نیکیاں برائیوں کو زائل کر دیتی ہیں۔ تو ایسی صورت میں یقیناً برائیاں بھی نیکیوں پر اثر انداز ہو کر ان کو ضائع کر سکتی ہیں۔ جیسا کہ ارشاد باری ہے۔ لو اشرکوا لحبط عنھم ما کانوا یعملون۔ یعنی شرک کرنے والوں کے اعمال ضائع ہو جائیں گے۔ اگر اس کلیہ پر ہم یقین رکھتے ہیں تو پھر کیا بات ہے کہ ماہ رمضان کے گذرتے ہی ہمارے اندر نیکیوں کا جذبہ بھی سرد پڑ جاتا ہے۔ وہ دینی کیفیات و احساسات اور نیکیوں کی راہ میں مسابقت کا وہ شوق سب یکسر معدوم ہو جاتے ہیں۔ اور اس ماہ مبارک کی مستعدیاں اور شب بیداریاں خواب خیال کی باتیں بن جاتی ہیں۔ یہاں تک کہ ہمارے بہت سے بھائی تو عمل صالح کو بھی بھول جاتے ہیں۔

ذرا اس افسوسناک تبدیلی پر غور کیجئے کہ وہی مساجد جو کل تک مصلیوں سے آباد رہتی تھیں اور تلاوت کلام پاک کی روح پرور صداؤں سے گونجتی رہتی تھیں، آج وہ مناظر یکسر بدل گئے ہیں۔ معلوم نہیں وہ مصلی اور قراء کہاں روپوش ہو گئے؟ کل تک ہم نے لاکھوں کی رقم ضرورت مندوں اور محتاجوں پر خرچ کی تھی۔ لیکن آج اس دریا دلی کے سوتے نہ جانے کس طرح خشک ہو گئے ہیں؟ کل تک ہماری دلچسپیوں کے مرکز صرف دینی امور تھے جو رضائے الٰہی کے حصول کا باعث بن سکتے تھے۔ اور جو ہماری عاقبت کو روشن کر سکتے تھے۔ لیکن آج ان تیز دھاروں کا رخ نہ جانے کہاں مڑ گیا؟ کل تک ہم ان متقی فرشتوں کا نمونہ تھے جو دن رات تسبیح و تہلیل خداوندی میں لگے رہتے ہیں۔ لیکن آج ہمارا رنگ یہ کیا ہو گیا ہے؟ کل تک ہم نے کثرت نوافل کی وجہ سے شیطان کو ناکام و نامراد کر رکھا تھا لیکن آج وہی شیطان خوشی سے سرمست ہے اور ہم پر پوری طرح قابو پا چکا ہے۔ کیونکہ ہم نے نوافل کے ساتھ ساتھ واجبات تک کو بالائے طاق رکھ دیا ہے۔ انما یدعوا حزبہ لیکونوا من اصحاب السعیر۔ وہ تو چاہتا ہی یہی ہے کہ اپنے گروہ کو جہنم رسید کر کے چھوڑ دے۔

کسی شخص کے لئے اس سے بڑی بدبختی اور گھاٹے کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا کہ وہ انتہائی کوششوں اور جد و جہد کے بعد ایک شاندار عمارت کھڑی کرے۔ پھر خود اپنے ہی ہاتھوں اسے ڈھا دے کیا کوئی ہوشمند اس بات کو پسند کرے گا کہ کسی انتہائی قیمتی چیز کے بدلے نہایت معمولی اور گھٹیا چیز کا سودا کرے؟ نہیں اور ہرگز نہیں تو آخر ہمارا یہ طرز عمل کیوں ہے؟

ہم کس سے جا کر پوچھیں کہ آخر وہ دل کیا ہوئے جو رمضان میں ایمانی حرارت سے پگھل کر سوز و گداز کے سانچے میں ڈھل چکے تھے؟ وہ آنسو بہانے والی

آنکھیں، وہ تلاوت کرنے والی زبانیں۔ وہ خدا کے راستے میں خرچ کرنے والے ہاتھ، آخر یہ سب کہاں غائب ہوگئے؟ روح کی گہرائیوں میں ڈوب کر خدا کے سامنے سجدہ ریز ہونے اور اس سے راز و نیاز کرنے والی ہستیاں اب کہاں چلی گئیں، رمضان میں احساس و شعور کی شمعیں روشن کرنے والے خوش نصیب انسان آج کس تاریک غار میں جاکر روپوش ہوگئے ہیں؟ ذرا دل سے پوچھیے کہ کیا ہم کو اس بات کا یقین نہیں ہے کہ جو خدا رمضان کا تھا، وہی شوال اور شعبان کا بھی خدا ہے۔ کیا اس نے ہمیں اس بات سے باخبر نہیں کردیا ہے کہ متقیوں اور نیکوکاروں کو ہمیشہ اس کا قرب حاصل ہوتا ہے؟ کیا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہمیں یاد نہیں کہ انہ ینزل کل لیلۃ الی سماء الدنیا حین یبقی ثلث اللیل الآخر۔ وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) آسمان دنیا کی طرف نزول فرماتا ہے جب ایک تہائی رات باقی رہ جاتی ہے۔ پھر ذات باری تعالیٰ کی جانب سے یہ اعلان عام ہوتا ہے۔ ھل من تائب فاتوب علیہ، ھل من مستغفر فاغفر لہ، ھل من سائل فاعطیہ سؤلہ۔ "اگر کوئی توبہ کرنے والا ہو تو میں اس کی توبہ قبول کروں گا۔ اگر کوئی مغفرت طلب کرنے والا ہو تو اس کو بخش دوں گا۔ اگر دست سوال دراز کرنے والا ہو تو اس کا کشکول بھر دوں گا۔"

آیات و احادیث کے مطالعہ سے ہمیں صاف پتہ چلتا ہے کہ عنایات ربانی کے لئے کسی بھی زمانہ اور وقت کی تخصیص نہیں ہے (یہ اور بات ہے کہ بعض خاص مواقع پر اس کے الطاف و عنایات کا سلسلہ تیز تر ہوجاتا ہے) تو ایسی صورت میں ہمارا صرف رمضان کی حد تک عبادات کا زبردست اہتمام کرنا اور رمضان کے گزرتے ہی عبادات سے غافل ہو جانا کس قدر افسوسناک ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مرضی تو یہ ہے کہ پرہیزگاری راہ زندگی ہمیشہ کے لئے اختیار کی جائے۔ مگر ہم اسے وقتی چیز بنا کر انتہائی غیر دانشمندی کا ثبوت دے رہے ہیں۔ کم سے کم ہمیں یہ تو سوچنا چاہیے کہ رمضان میں ہم نے واجبات و نوافل کی پابندی سے خود کو کس قدر اونچے مقام پر پہونچا دیا تھا۔ اپنے رب سے راز و نیاز کی حقیقی کیفیت اور لذت سے ہمکنار ہونے لگے تھے۔ اور اس طرح مقربین الٰہی کی صف میں شامل ہوگئے تھے لیکن افسوس کہ رمضان کے رخصت ہوتے ہی ہم نے جو کچھ بنایا تھا، اسے خود ہی ڈھا دیا۔ اور جو کچھ محنت سے جمع کیا تھا اسے اپنے ہی ہاتھوں برباد کردیا۔

یہ کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ رمضان میں جن کی زندگیاں تقویٰ اور پاکیزگی کا اعلیٰ نمونہ تھیں آج انھیں لوگوں نے خود کو شیطان لعین کے حوالے کردیا ہے۔ کل تک جو لوگ امید و بیم کی کیفیت لئے اپنے رب کے حضور توبہ و استغفار میں مصروف تھے۔ آج وہی لوگ ان سب باتوں کو یکسر فراموش کر چکے ہیں۔ کل تک جن لوگوں کا شمار اطاعت گذاروں میں تھا اور وہ "حزب الرحمٰن" کہلانے کے مستحق تھے۔ اور جن کے سروں پر عفو و مغفرت کا سایہ تھا آج وہی لوگ معصیتوں میں مبتلا ہوکر ہر قسم کے اعزازات کو ٹھکرا کر "حزب الشیطان" کے زمرے میں شامل ہوگئے ہیں۔

ہمیں معصیتوں کے بھیانک انجام سے ڈرنا چاہیے گناہوں سے وقتی طور پر تھوڑی سی لذت حاصل ہو سکتی ہے، لیکن یہ وقتی لذت دائمی حسرت اور دہکتی آگ کا پیش خیمہ بن جائے گی۔ ہم نے جب ایک دفعہ خدا کی طرف میلان کا عزم کیا ہے تو پھر ہمیں آخر تک اسی راہ پر گامزن رہنا چاہیے۔ جو شخص بیج بونے کے بعد کھیتی کی اچھی طرح دیکھ بھال کرے گا اور آخر وقت تک آبپاشی وغیرہ کا پورا خیال رکھے گا تو یقیناً وقت آنے پر وہ بہتر فصل کاٹ سکے گا۔ اس کے برعکس اگر کوئی بیج بو کر اس کی مناسب دیکھ بھال نہ کرے تو وقت آنے پر اس کو حسرت و ندامت سے دوچار ہونا پڑے گا۔ بالکل یہی بات ہمارے لئے بھی ہے۔

عرصۂ حیات کو جد و جہد کی جولانگاہ ہونا چاہیے یہ ایسا وسیع میدان ہے جہاں کام کرنے والوں کے لئے وقت اور مہینوں کی کوئی تعیین اور تخصیص نہیں ہے۔ بشر الحافی نامی ایک بزرگ نے جب سنا کہ بعض لوگ صرف رمضان میں عبادات سے شغف رکھتے ہیں، اور رمضان کے ساتھ ہی ان کا شغف بھی ختم ہوجاتا ہے۔ تو آپ نے بڑے افسوس کے ساتھ کہا کہ "وہ لوگ یقیناً بڑے بدنصیب ہیں جو صرف رمضان میں اللہ کو پہچانتے ہیں۔" حضرت حسن بصریؒ فرمایا کرتے تھے کہ مومن کے عمل صالح کا سلسلہ موت پر ہی ختم ہو سکتا ہے۔ اور یہ آیت تلاوت فرمایا کرتے۔ واعبد ربک حتی یاتیک الیقین۔ "تو اس وقت تک اپنے رب کی بندگی کرتا رہ، جب تک تیری موت آ نہیں جاتی۔"

ہماری دانشمندی کا تقاضا یہی ہونا چاہیے کہ رمضان کے مبارک مہینے میں نیکی اور بھلائی کا جو راستہ ہم نے اپنایا تھا خواہ وہ نیکیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی حیثیت سے ہو یا معصیتوں سے اجتناب کی شکل میں، ہم اسی پر مضبوطی کے ساتھ جمے رہیں اور نیکیوں کے کاموں میں مداومت کریں۔

اگر ہم غور کریں تو معلوم ہوگا کہ شوال کے چھ روزوں کی جو فضیلت بیان کی گئی ہے وہ اسی سلسلہ کی کڑی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ من صام رمضان ثم اتبعہ ستا من شوال کان کصیام الدھر کلہ۔ یعنی جو شخص رمضان کے روزے مکمل کرنے کے ساتھ ساتھ شوال کے چھ روزے بھی رکھ لے تو اسے ساری زندگی روزہ رکھنے کا ثواب ملے گا۔ ممکن ہے ان چھ روزوں کی ترغیب سے مقصود اللہ تعالیٰ کی شکر گذاری کا اظہار کرنا ہو۔ اور ساتھ ہی ایک نیکی کا سلسلہ دوسری نیکی سے جوڑنا ہو۔ یا پھر یہ بات بھی ہو سکتی ہے کہ ہمیں یہ سبق دیا جارہا ہو کہ قرب الٰہی کا باعث بننے والے امور کا تعلق صرف رمضان کے ساتھ مخصوص نہیں ہے بلکہ غیر رمضان سے بھی ان کا تعلق ہے، اور ہر زمانے کے ساتھ ہے۔

آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں دین میں استقامت عطا کرے، نیکیوں میں مداومت اور بھلائی کے راستے میں ثابت قدمی کی توفیق عطا فرمائے۔ اور اس حال میں ہم اپنے رب سے ملیں کہ ولا تموتن الا وانتم مسلمون کا بہترین نمونہ ہوں۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

از ایک بندۂ خدا رکن جمعیت اہل حدیث بھیونڈی

اوقاتِ نماز کیلئے تقویمِ اہلِ حدیث کی ضرورت

دراصل ایک ایسا مسئلہ جو کہ ایک عرصہ سے ذہن کو جھنجھوڑ رہا تھا، اور وہ کچھ اپنی سستی کی وجہ سے پیش نہ کر رہا تھا۔ اللہ نے آج توفیق بخشی۔ اور یہ اس کے بعد وسائل سے آپ تک پہنچا رہا ہوں، شاید آپ انشاء اللہ اس پر تہہ دل سے غور و خوض کرتے ہوئے کوئی مناسب تجویز یا حل پیش کرنے کی زحمت گوارا کریں گے۔

آج تقریباً کئی برسوں سے اتنا، الحمدللہ علماء کرام اور مبلغین کی تبلیغ اہل حدیث [illegible] ذریعے ہمارے مہاراشٹر کے علاقے میں اللہ کے فضل و کرم سے اکثر ذہن صحیح قرآن و سنت کا علم اور شرک و بدعات کا ایک بڑا حصہ ختم ہوا، نیز علماء کرام کی جد و جہد سے انشاء اللہ تعالیٰ مستقبل قریب میں اور زیادہ امکانات ہیں۔

اس کے باوجود آج بھی ایسی مساجد جو ہمارے شہر و اطراف میں موجود ہیں جو کبھی شرک و بدعات سے آلودہ تھیں۔ اور علماء کرام اہل حدیث کی مسلسل انتھک کوششوں کے طفیل جو الحمدللہ صحیح عقیدہ اور صاف ستھرا اور موحدانہ فکر کی حامل ہو گئیں لیکن اس کے باوجود شیطان کے منصوبوں کو کیا کہیے۔ آج بھی ان میں کچھ ایسے نظریات جو آبائی یا علاقائی بزرگان کے توسط سے چلے آ رہے ہیں قائم و دائم ہیں۔ مثلاً جس بات کی جانب میرا اشارہ ہے وہ یہ کہ آج جو مساجد مسلک شافعی، حنفی یا دیگر مسالک کا اتباع کیا کرتی تھیں وہاں اہل حدیث فکر آجانے کے بعد بھی، چونکہ ایک عرصہ سے اوقات نماز کے لئے علاقائی سطح پر شائع کردہ (احادیث نبوی) صلی اللہ علیہ وسلم کے طرز پر یا احادیث میں درج اوقات نماز کی کوئی تیار کردہ تقویم اوقات نماز چونکہ نہیں ہے۔ لہٰذا ایسی مساجد میں آج بھی وہی تقویمات استعمال ہو رہی ہیں جو حنفی و شافعی لٹریچر شائع کرنے والے ادارے اپنے طور پر شائع کر رہے ہیں۔ اور یہ تمام کی تمام تقویمات دینی لوگوں کی رہنمائی کا سامان ہیں جو مختلف بزرگان دین کے عرس و میلے کے منتظر رہتے ہیں۔ مثلاً فلاں تاریخ کو فلاں صاحب یا فلاں جلیل بزرگ پیدا ہوئے تھے۔ ان کا عرس منعقد ہوگا۔ یا فلاں تاریخ کو فلاں کی نیاز کا دن ہے وغیرہ۔ اس کے علاوہ علم نجوم کے مطابق فال و تعویذات وغیرہ سے تیار کرنے والے شادی بیاہ کی تاریخ کو جاننے کے لئے اور چیز معاون کے مطابق تیار کرنے کے سامان مہیا کرتے ہیں۔ اس قسم کی ایک تقویم کی بڑی سی کاپی روانہ کر رہا ہوں، انشاء اللہ جس میں یقینی نہیں ہے، نماز کے اوقات کے لئے بھی قرآن و حدیث محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بجائے فقہ کا سہارا لیا جا رہا ہے۔ مثلاً امام شافعی کی نماز کا الگ وقت، حنفیہ کا الگ، حنبلیہ کا الگ۔ وغیرہ وغیرہ چونکہ مساجد میں نماز کے اوقات کی تختیوں پر ہر نماز کا علاقائی وقت لگا دیا جاتا ہے تاکہ مصلیان کو جلد سے معلوم ہو سکے۔ لہٰذا وہ اس بات پر مجبور ہوتے ہیں کہ وہ کبھی شافعی سے تعلق رکھتے تھے تو وہ اس تقویم کے ذریعہ شافعی وقت کا ہی سہارا لیں۔ جو حنفیہ سے منسلک تھیں وہ حنفی اوقات نماز کا سہارا لئے رہتے ہیں۔ اور جب بھی ذمہ داران کے سامنے فجر، ظہر، عصر، مغرب، عشاء کے احادیث میں درج اوقات بتائے جائیں تو چونکہ گرمی اور سردیوں میں اوقات بدل جاتے ہیں احادیث کے مطابق۔ لہٰذا ان کے لئے نئی تقویم مسئلہ کھڑا ہو جاتا ہے تو وہ اس کا حل کیسے نکالیں۔ اور تقویم میں اس بات پر اختلافات شروع ہو جاتے ہیں۔ ایسا بارہا مشاہدہ میں ہو چکا ہے۔ ہم نے مشاہدہ کیا اہل حدیث کی روشنی "آخیر سے پڑھنے" کی فضیلت بیان کی۔ اس بات پر آپس میں اختلاف ہو جاتا ہے، چونکہ یہ ان کے ہی ہے جن کے ذمہ اوقات مقرر کرتے تھے وہ آج اہل حدیث ہیں، لیکن ہمارا وہ ابھی بھی تقویم کا لئے ہوئے ہیں۔

لہٰذا اگر ایسے موقع کے لئے ہم اوقات وقت مساجد کی ضرورت کا اعلان ہیں اگر مرکزی جمعیت یا جمعیت کے ذمہ داران کے ذریعہ سے ہی اداران کی توجہ خاص کے ساتھ آپ ایسی تقویم تیار ہو سکے جو ہمارا احادیث کے وہاں کے مطابق اور دیگر علاقوں کے لئے انہی کے مطابق اوقات ہوں۔ کیونکہ علاقائی اوقات کے مطابق کمی و بیشی ممکن ہے۔ تیار کی جائیں جس میں اسلامی قمری ماہ کے طلوع ہونے کے مطابق ہے۔ الغرض اس قسم کے مہینوں میں منعقد ہونے والے عرس و بدعات و رسومات درج ہیں، ہم اس کی بجائے قرآن اور احادیث کے مطابق انہی مہینوں کے ان دنوں کی کوئی فضیلت ملتی ہو تو وہ درج کریں۔ مثلاً محرم میں نیاز و فاتحہ کا دن یعنی عاشورہ منایا جاتا ہے جب کہ احادیث مبارکہ کے مطابق محرم کے روزہ کی تاریخ پر اشارہ کریں، اعتکاف رمضان کے مہینے کے مطابق رمضان کی فضیلت بیان کریں۔ والسلام [illegible]

کیا آپ جانتے ہیں؟

- دنیا میں سب سے بڑی مورتی مہاتما بدھ کی ٹوکیو میں ہے۔ اس کی اونچائی ۲۰ میٹر ہے۔
- آزاد ہندوستان کا آئین ۲۶ جنوری ۱۹۵۰ء کو لاگو ہوا تھا۔
- دنیا کا سب سے بڑا پل اوکلینڈ برج ہے۔
- دنیا کا سب سے بڑا گنبد بیجاپور میں ہے۔
- دنیا میں کرکٹ کا پہلا میچ ۱۷۵۲ء میں کھیلا گیا تھا۔
- بنگلہ دیش کا وجود ۱۹۷۱ء میں ہوا تھا۔
- دنیا کا سب سے بڑا عجائب گھر برطانیہ میں ہے
- دنیا میں ۲۹۲ زبانیں بولی جاتی ہیں۔
- دنیا میں سب سے بڑی ریلوے لائن سائبیریا میں ہے۔
- ایت وار کی چھٹی سب سے پہلے ۱۸۴۳ء میں ہوئی تھی۔
- کرکٹ کی بال کا وزن ½ ۵ اونس ہے۔
- دنیا میں سب سے بڑا ہیرا کوہ نور ہے۔
- دنیا کا سب سے بڑا درخت بڑ ہے۔
- سوئٹر بننے کی شروعات عرب میں ہوئی تھی۔
- امریکہ کے ہر چار افراد میں ایک طلاق کے چکر میں الجھا ہوا ہے
- دنیا کا سب سے بڑا بحر اعظم بحرالکاہل ہے۔
- دنیا کی سب سے بڑی کھائی کی گہرائی "مریانا" کھائی ہے۔
- دنیا میں سب سے بڑی فوج چین کے پاس ہے
- دنیا کا سب سے بڑا بنک "بنک آف امریکہ"
- سب سے چھوٹا ناول خیبر بند کا ہوتا ہے۔
- دنیا میں سب سے بڑی اسلامی مملکت انڈونیشیا ہے۔

- دنیا میں سب سے زیادہ گرمی جیکب آباد میں ہوتی ہے۔
- اسلامی دنیا میں سب سے پرانی یونیورسٹی جامع ازہر ہے۔
- سب سے پہلے دل کا آپریشن سیمن برنارڈ نے دسمبر ۱۹۶۷ء میں کیا۔
- اژدہے کے جسم کے پورے حصہ میں کسی بھی جگہ زہر نہیں ہوتا۔
- انسان کے چہرے پر سات سوراخ ہیں۔
- سنگترہ اور لیموں کے پتے رکھنے سے مچھر بھاگ جاتے ہیں
- بمبئی کا ہائی کورٹ ۲۶ جنوری ۱۸۶۹ء کو چالو ہوا۔
- لاشوں کے پوسٹ مارٹم کی ابتدا ہندوستان سے ہوئی۔
- دنیا میں سب سے پہلی اذان حضرت بلال نے دی۔
- ایک پونڈ ریڈیم کی قیمت ۳۰ کروڑ سے زیادہ ہے
- قرآن پاک کے کل رکوع ۵۴۰ اور آیات کی تعداد ۶۶۶۶ ہے۔
- سجدہ کی آیات ۱۴ ہیں۔ اور کل الفاظ ۸۶۴۳۰ ہیں۔
- تھائی لینڈ کو سفید ہاتھیوں کی زمین کہا جاتا ہے
- دنیا کی سب سے بڑی گہری جھیل بیکال ہے۔
- انسان کا بال ایک سال میں سولہ انچ بڑھتا ہے۔
- آواز ایک گھنٹہ میں ۷۶۰ میل کا سفر طے کرتی ہے۔
- تازہ ہوا ایک گھنٹہ میں ۱۲ میل اڑ سکتی ہے

- قرآن پاک کا ہندی میں پہلی بار ترجمہ ڈاکٹر احمد شاہ نے ۱۹۱۲ء میں کیا۔
- قلم نے سب سے پہلی تحریر بسم اللہ لکھی تھی۔
- ایشیا میں سب سے زیادہ طویل ریلوے لائن ہندوستان میں ہے۔
- دنیا میں سب سے بڑا ہوائی اڈہ عرب جدہ میں ہے۔
- دہلی کے تخت پر بیٹھنے والی پہلی خاتون رضیہ سلطانہ تھی۔
- دنیا میں سب سے بڑا پرندہ شتر مرغ ہے۔

مولانا مفتی محمد صدیق صاحب

فتاوی

اسلام قبول کرنے والے مرد یا عورت کا

نکاح باقی رہتا ہے یا نہیں؟

سوال: عورت مسلمان ہوجاتی ہے اور خاوند اپنے مذہب عیسائیت پر قائم رہتا ہے۔ ان کا نکاح بحال رہتا ہے یا نکاح فسخ ہوجاتا ہے؟ اگر فسخ ہوجاتا ہے تو کب ہوتا ہے؟

جواب: خاوند بیوی دونوں میں سے ایک مسلمان ہوجائے تو نکاح نہیں رہتا۔ قرآن مجید میں ہے "مومن عورتیں کافروں کے لئے حلال نہیں۔ (پ ۲۸۔ سورۂ ممتحنہ آیت ۱۰) اس آیت کی تفسیر یوں بیان کی گئی ہے۔

"اس لئے کہ مسلمان عورت کافر کے لئے حلال نہیں" اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ دونوں کے درمیان جدائی ہوچکی۔ دوبارہ نکاح بھی جائز نہیں ہے۔"

(جامع البیان ج ۲ ص ۴۵۹)

۲۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ "کافرہ عورتوں کو اپنے قبضہ میں نہ رکھو۔" (حوالہ مذکور)

مذکورہ ہر دو آیات سے ظاہر ہے کہ مومن عورت کافر کے لئے اور کافر عورت مومن مرد کے لئے حلال نہیں۔ بشرطیکہ عورت اہل کتاب نہ ہو۔

فسخ نکاح کا وقت

اگر عورت مدخولہ ہے اور وہ اسلام قبول کرلیتی ہے اور اس کا خاوند عدت گزرنے سے پہلے اسلام قبول کرلیتا ہے تو نکاح بحال ہے خاوند بیوی دونوں آباد ہوسکتے ہیں۔ اگر عدت گزر جائے تو نکاح فسخ ہوجائے گا۔

چنانچہ مغنی ابن قدامہ میں ہے۔

"ابن شبرمہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں عورت سے پہلے مرد کبھی مرد سے پہلے عورت اسلام قبول کرتی۔ پس جو عورت کی عدت گزرنے سے پہلے مسلمان ہوجاتا تو ان کا نکاح برستور رہتا۔ اگر عدت کے بعد اسلام لاتا تو ان کے درمیان نکاح نہ رہتا۔"

(مغنی ابن قدامہ ج ۷ ص ۵۳۵)

فصول عمادیہ میں ہے۔

"جب خاوند اور بیوی میں سے ایک اسلام قبول کرلے۔ دوسرا عورت کی عدت گزرنے تک اسلام نہیں لاتا تو نکاح فسخ ہوجاتا ہے۔" تقریباً تمام علماء کا یہی قول ہے۔ (حوالہ مذکور)

امام نخعی رح کا قول ہے کہ عورت خاوند کو لوٹائی جائے گی۔ اگرچہ مدت لمبی ہوجائے۔ مگر نخعی کے اس قول کے ساتھ علماء امت نے اتفاق نہیں کیا۔ پوری امت کا اجماع ہے کہ مسلمان عورتوں کا نکاح کافر مردوں سے حرام ہے۔ امام نخعی رح نے اپنے اس قول کی تائید میں ابن عباس رض سے مروی ایک حدیث بیان کی ہے کہ "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زینب کو اس کے خاوند ابی العاص کے پاس پہلے نکاح کے ساتھ لوٹا دیا تھا۔"

ابن عبدالبر رح نے نخعی رح کی اس دلیل کے چار جواب دیئے ہیں۔

۱۔ یہ واقعہ اس آیت کے نزول سے پہلے کا ہے جس میں ہے کہ مسلمان عورتیں کفار پر حرام ہیں۔

۲۔ ممکن ہے کہ حضرت زینب حاملہ ہوں۔ حاملہ عورت کی عدت وضع حمل ہے۔ وضع حمل سے پہلے ابی العاص نے اسلام قبول کرلیا ہو۔

۳۔ یہ بھی ممکن ہے کہ حضرت زینب بیماری میں مبتلا ہوں۔ اس کی وجہ سے حیض نہ آیا ہو۔

۴۔ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ ابوالعاص عدت گزرنے کے بعد اسلام لائے ہوں۔ ان کا جدید نکاح پڑھا گیا ہو۔ جیسا کہ ترمذی میں عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ سے مروی حدیث میں ہے کہ "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیٹی زینب کو ابوالعاص پر جدید مہر اور جدید نکاح سے لوٹا دیا تھا۔"

اس حدیث سے ظاہر ہے کہ حضرت زینب کا نکاح ابوالعاص سے جدید ہوا تھا۔ یہ اسی صورت میں ممکن ہے جب عدت گزر چکی ہو۔

اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے ابوالطیب مدنی نے لکھا ہے کہ "عدت گزرنے کے بعد لوٹانے کا تقاضا ہے کہ جدید نکاح ہو۔ نکاح کے بغیر لوٹانا عدت سے پہلے ہوتا ہے بعد میں نہیں ہوتا۔"

(تحفۃ الاحوذی ج ۲ ص ۱۹۵)

ترمذی میں ہے کہ اہل علم کا اس حدیث پر عمل ہے کہ عورت جب خاوند سے پہلے اسلام لائے۔ اس کے بعد خاوند مسلمان ہو جبکہ عورت عدت میں ہے تو خاوند بیوی کا حقدار ہے۔ یہ قول امام مالک رح، امام اوزاعی رح، امام شافعی رح، امام احمد رح اور امام اسحاق رح کا ہے۔

امام محمد رح کا قول ہے کہ دارالاسلام میں جب عورت مسلمان ہوجائے اور خاوند اسلام قبول نہ کرے اس صورت میں خاوند کو اسلام لانے کی ترغیب دی جائے۔ اسلام قبول کرلے تو اس کی بیوی ہے۔ اگر وہ اسلام قبول نہیں کرتا تو ان کے درمیان جدائی ڈال

دی جائے۔ تو یہ جدائی طلاق بائنہ کے قائم مقام ہے یہی قول امام ابوحنیفہؒ اور ابراہیم نخعی کا ہے۔

ایک اشکال اور اس کا حل

ابن عباس کی حدیث میں ہے کہ حضرت زینب کو ابی العاص کے پاس چھ سال کے بعد پہلے نکاح کو بحال رکھتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا تھا۔ مسند احمد، ابوداؤد، ابن ماجہ کی روایت میں ہے کہ دو سال کے بعد روانہ کیا گیا۔ ایک روایت میں تین سال کا ذکر ہے۔

فتح الباری میں یوں تطبیق دی گئی ہے کہ جس روایت میں چھ برس کا ذکر ہے اس سے مراد ابوالعاص کے اسلام لانے اور حضرت زینب کے ہجرت کرنے کے درمیان مدت ہے۔ اور جن روایات میں دو تین سال کا ذکر ہے اس سے مراد نزول آیت تحریم اور ابی العاص کے اسلام لانے کے درمیان کی مدت ہے۔

ایک اعتراض اور اس کا جواب

مدت چھ سال ہو یا دو تین سال اتنی لمبی مدت میں عورت عدت کے اندر کیسے رہ سکتی ہے۔ اور علماء میں سے کسی ایک کا یہ قول نہیں کہ مشرک اور کافر کے گھر میں مدت گذرنے کے بعد مسلمان عورت آباد رہ سکتی ہے۔

خطابی نے اس کا جواب یہ دیا ہے کہ اس مدت میں عدت کا باقی رہنا امکان سے باہر نہیں ہے۔ تاہم غالب حالات میں عادت جاریہ کے منافی ہے۔ اگر مدت دو سال فرض کی جائے تو اتنی مدت میں حیض کا مؤخر ہونا بعید از قیاس نہیں۔ امام بیہقی نے بھی اسی قسم کا جواب دیا ہے۔

تطبیق کی ایک اور صورت

ابن عباسؓ کی حدیث میں ہے کہ حضرت زینب کو پہلا نکاح بحال رکھتے ہوئے لوٹایا گیا تھا عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ کی حدیث میں ہے کہ حضرت زینب کو جدید مہر اور جدید نکاح سے لوٹایا گیا تھا۔

بعض علماء نے ہر دو احادیث کے درمیان یوں تطبیق دی ہے کہ جس حدیث میں نکاح اول سے لوٹانے کا بیان ہے اس سے مراد یہ ہے کہ مہر میں نیا اضافہ یا کوئی نئی شرط عائد نہیں کی۔ بلکہ اسی پہلے مہر کو بحال رکھا ہے۔ جس حدیث میں جدید نکاح کا ذکر ہے اس سے مراد جدید نکاح یا دوبارہ نکاح کرنا ہے۔ ابن عبدالبر نے بھی اسی تطبیق کی طرف اشارہ کیا ہے۔

اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ زینب جب اسلام لائیں اور خاوند کفر پر مصر رہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے درمیان تفریق کا حکم نہیں دیا۔ اس لئے کہ اس وقت آیت تحریم نازل نہیں ہوئی تھی جب آیت نازل ہوئی تو آپ نے زینب کو عدت گزارنے کا حکم دیا۔ اسی دوران ابوالعاص مسلمان ہو کر عدت گذارنے سے پہلے پہنچ گئے۔ آپؐ نے پہلے نکاح کو برقرار رکھا۔

اور ابن عبدالبر نے یہ بھی کہا ہے کہ عمرو بن شعیب کی حدیث میں نکاح جدید کی صراحت ہے اور ابن عباس کی حدیث میں احتمال ہے۔

حافظ ابن حجر نے کہا ہے کہ ہر دو احادیث کو بحال رکھا جائے تو ابن عباس کی حدیث کو ترجیح ہے۔ جیسا کہ دیگر ائمہ نے بھی اس کو ترجیح دی ہے اور اس کو اس بات پر محمول کیا جائے گا کہ آیت تحریم اور ابوالعاص کے اسلام لانے تک عدت لمبی ہو گئی ہے۔ اور یہی بہتر صورت ہے۔

(الاعتصام)

بقیہ: تقویم اہلحدیث کی ضرورت

نیز آخر میں اگر چہ مناسب ہو علماء کرام کی رائے کے مطابق تو (بجائے یادگار کے) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کے مختصر حالات درج کئے جائیں۔ مثلاً فتوحات اسلامی، پہلا اسلامی لشکر فلاں دن روانہ ہوا، فلاں مقام فتح ہوا۔ یا غزوات وغیرہ ایسے انداز میں دیئے جائیں جن کے ذریعہ اسلامی جدوجہد کو تقویت پہنچے۔

(نہ کہ یادگاری دن)

آخر میں گزارش ہے کہ مندرجہ بالا ضروری تکالیف کو مدنظر رکھتے ہوئے آپ انشاء اللہ اس جانب کوئی مناسب قدم اٹھائیں گے۔ اور ہمیں ہماری مساجد میں اس بدعتی طریقہ مروجہ اوقات نظام کی اصلاح کی جانب مفید مدد فرمائیں گے۔ یا تو آپ اس سلسلہ میں اپنے طور پر یا پھر صوبائی جمعیتوں کو یا مرکزی جمعیت کی توجہ مبذول کرا کے ہماری مناسب ضروریات و تکالیف کا حل پیش کریں۔ وما توفیقی باللہ۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کا اجر عظیم عطا فرمائے۔

ادارہ کو اہلحدیث کو اس کمی کا شدت سے احساس ہے۔ انشاء اللہ جلد اس کا حل تلاش کیا جائے گا۔ (مدیر)

بقیہ: وزراء کے بیان

۲۔ مطلقہ کے لیے متاع

تو ان دونوں باتوں کی بھرپور تائید ہونی چاہیئے طلاق کا مروجہ طریقہ خلاف سنت، خلاف عقل بلکہ بقول امام اعظمؒ حرام ہے۔ اس لئے اس میں ترمیم فوری مطلوب ہے۔ اسے جلد از جلد مسلم پرسنل لا کا جزو بنا دیا چاہیئے۔ اور طلاق بدعت کا نفاذ روک دینا چاہیئے۔

اسی طرح مطلقہ کے لئے حسب حال متاع کو واجب قرار دینا چاہئے۔ اور اس کا فیصلہ شرعی حکم کو کرنا چاہیئے۔ امید ہے کہ معاصرین آئندہ پہلے پرچہ کو خود سمجھنے کی کوشش کریں گے۔ اور بعد میں ناظرین کو صحیح سمجھائیں گے۔

ابوہریرہؓ کہتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "مومن بھولا بھالا شریف ہوتا ہے۔ اور فاجر دھوکہ باز، کمینہ" (احمد، ترمذی)

متفرقات

ایک مردِ مومن کا انتقال

نہایت ہی رنج والم کے ساتھ اطلاع دی جاتی ہے کہ ۲۹ ر اکتوبر ۸۵ء کی صبح الحاج عبد السبحان صاحب بانی مدرسہ رحمانیہ عربیہ پاڈی ٹلور مدراس ۵۲ مختصر سی علالت کے بعد اس دار فانی سے کوچ کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

موصوف میں بہت سی خوبیاں تھیں۔ آپ سنت کے بہت زیادہ پابند تھے۔ حق گو تھے اور حق کی ہمیشہ تائید کرتے تھے۔ اور موصوف جماعت کے نہایت مخلص اور سرگرم کارکن تھے۔ اپنے ذاتی کاموں پر جماعتی کاموں کو ترجیح دیتے تھے۔ اسی کا نتیجہ ہے کہ جماعتی کاموں سے امسال بنگلور، وائیدرگ، اسلیپٹ، دہلی، ترچناپلی وغیرہ کا سفر کیا۔ اور قریب میں بنارس کا پروگرام تھا۔ حالانکہ آپ دو سال سے بیمار تھے۔ اور ڈاکٹر برابر سفر کرنے سے منع کرتے تھے اور عمر کے لحاظ سے بھی سفر آپ کے لئے مناسب نہ تھا۔ مگر جماعت کے لئے ہمیشہ تن من دھن سے تیار رہتے تھے۔

قوم کو آپ پر بڑا ناز اور اعتماد تھا۔ آپ کئی سالوں سے مدراس کی مشہور مسجد مسجد اہل حدیث چار مینار، مسجد اہل حدیث بیت العلوم شولہ، مسجد اہل حدیث رحمانیہ پاڈی ٹلور اور اہل حدیث عیدگاہ، ویسرپاڈی کے متولی تھے۔ اس کے علاوہ اور کئی مساجد کے اہم رکن بھی تھے۔ آپ کی وفات سے جماعت میں بہت بڑا خلا پیدا ہو گیا ہے۔ خصوصاً مدرسہ رحمانیہ میں اب جماعت کے ذمہ داروں پر اور آپ کے لائق فرزند عبد الرحمٰن صاحب مدظلہ پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ مرحوم کے اعلیٰ مقاصد کو آگے بڑھانے میں پوری کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ حقیقی معنوں میں مدرسہ کو آپ کے حق میں صدقہ جاریہ بنائے رکھے۔ آمین۔ اور اللہ تعالیٰ جماعت کے خلا کو اپنے فضل سے پورا فرمائے۔ پسماندگان اور جملہ متعلقین کو اللہ تعالیٰ صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مرحوم کی مغفرت فرمائے۔ اور جنت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔ آمین

محمد نعمان اعظمی عمری ، مدرس مدرسہ رحمانیہ عربیہ، پاڈی ٹلور۔ مدراس ۵۲

دینی کتب مفت حاصل کیجئے

"جمعیت الشبان المسلمین" شہر بنارس میں نوجوانوں کی ایک دینی تنظیم ہے۔ جس کے قیام کا اوّلین مقصد ہے۔ مسلمانوں کو توحید خالص اور کتاب و سنت کی دعوت دینا، غیر اسلامی رسم و رواج کی بیخ کنی کرنا۔ اور خصوصاً نوجوانوں کے اندر صحیح دینی اسپرٹ پیدا کرنا۔ اباحیت، اخلاقی انارکی، الحاد، دہریت اور جدید فتنوں سے ان کو آگاہ کرنا نیز ان سے اجتناب کرنے پر ابھارنا۔

جمعیت اپنے اغراض و مقاصد کی تکمیل کے لئے چند پروگراموں پر سرگرمی سے عمل کر رہی ہے۔ جن میں دو قابل ذکر ہیں۔

(۱) ہفت روزہ تبلیغی پروگرام (۲) دینی و اصلاحی پمفلٹ کی نشر و اشاعت۔

جمعیت کی جانب سے اب تک مندرجہ ذیل پمفلٹ کو شائع کرکے عوام میں مفت تقسیم کیا جا چکا ہے۔

(۱) محفل میلاد تاریخ کے آئینہ میں (۲) ہم نماز کیوں پڑھیں (۳) جہیز اور اسلام (اردو۔ ہندی) (۴) عظمت صحابہ اور ہماری سادہ لوحی (۵) اسلام کا بنیاد (۶) رمضان المبارک کے فضائل اور احکام (۷) سنت ابراہیمی کے آداب (۸) اطاعت رسول کی شرعی حیثیت (۹) پردہ، مسلم خواتین کا شعار

باذوق حضرات ان کتابچوں کو صرف پچاس پیسہ کا ٹکٹ ارسال کرکے حاصل کر سکتے ہیں۔ ہمارا پتہ یہ ہے۔

جمعیت الشبان المسلمین
کیر آف الجامعۃ السلفیہ
ریوڑی تالاب۔ وارانسی

ضلعی جمعیت اہل حدیث گونڈہ کی سرگرمیاں

ضلعی جمعیت اہل حدیث گونڈہ کی سرگرمیاں درج ذیل ہیں۔

۱۔ ضلع کے بیشتر مقامات میں مقامی جمعیتوں کی تشکیل کی گئی (مزید سلسلہ بھی جاری ہے)

۲۔ بچاسوں مدارس و مکاتب کو ضلعی جمعیت سے ملحق کیا گیا۔ اور بڑی تیزی سے الحاق کا سلسلہ جاری ہے

۳۔ مدارس و مکاتب کی نگرانی نیز تنظیمی و تبلیغی مشن کو آگے بڑھانے کے لئے مولانا سعید احمد صاحب واسکوی اور ماسٹر محمد ادریس صاحب گونڈوی اور مولانا عبد الوہاب صاحب بہاری کی خدمات حاصل کی جا چکی ہیں۔

۴۔ قصبہ تلسی پور کی وسط آبادی میں جامع مسجد، صدر دفتر، کتب اور لائبریری کے لئے ایک معقول زمین حاصل کر لی گئی ہے۔ جس پر تعمیری کام انشاء اللہ بہت جلد شروع کر دیا جائے گا۔

تمام ہمدردان ملت و اخوان جماعت سے دعا، تعاون اور مفید مشوروں کی درخواست کی جاتی ہے۔

عبد القوی خاں اثری (نائب ناظم)

پرنٹر پبلشر و ایڈیٹر حکیم اجمل خاں مطبوعہ اعلیٰ پریس بلیماران دہلی۔ مقام اشاعت۔ جنگ اوہ (براہ پونا ہانہ) فرید آباد ۱۲۱۱۰۲ (ہریانہ) ملکیت۔ مجلس اہل حدیث ٹرسٹ

R.N. No. 30852/78 Regd. No. NW/FBD/2

MAJALLA AHLE HADEES

SHAKRAWA VIA PUNHANA FARIDABAD-121104



